
www.nafseislam.com
ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟
مصنف:
علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی قادری رضوی مدظلہ العالی
باہتمام:
امجد مدنی
ناشر: صدیقی پبلشرز (کراچی)
http://t.me/Tehqiqat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم الامین وعلی آلہ وصحابہ الطاھرین

امابعد: حضور سرورعالم (ﷺ) ہوں یا اولیاء کرام انکا علم عطیہ ایزدی انہیں قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے تو صفاتِ الٰہیہ کے مظاہر بن جاتے ہیں اہلسنت کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ ان حضرات کو دَین الٰہی ہے۔ ایسا عقیدہ نہ شرک ہے نہ بدعت لیکن قوم کو انبیاء علیہم السلام بالخصوص اپنے نبی پاک (ﷺ) اور اولیائے کرام رحمہم اللہ کا ہر کمال شرک وبدعت نظر آئے اس کا علاج کون کرے؟ حالانکہ یہ حضرات ان کے علاوہ اور دوسری بہت سی چیزوں کے ایسے کمالات کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ عامل بھی ہیں مثلاً الٹرا ساؤنڈ (Altra Sound) ایک سائنسی ایجاد ہے بالخصوص پڑھے لکھے لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ حاملہ کے پیٹ میں بچہ ہے یا بچی یہی اعتراض امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ہوا کہ تم لوگ مسلمان تو کہتے ہو کہ پیٹ کے اندر بچہ یا بچی کا علم تو خاصہء خدا ہے حالانکہ سائنس کے اس آلہ (الٹرا ساؤنڈ) کے ذریعے سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ پیٹ میں بچہ ہے یا بچی آپ نے اس سوال کے جواب میں ضخیم رسالہ تحریر فرمایا لیکن اسمیں عقلی دلائل زیادہ ہیں فقیر کا موضوع بھی وہی ہے لیکن میرے مخاطب اسلام کے مدعی اور رسول اکرم (ﷺ) اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے علم کے منکر ہیں اس لئے فقیر کے دلائل نقلی ہیں۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکرم الامین و علی آلہ و اصحابہ اجمعین۔

۱۴ جمادی الاول ۱۴۲۴ھ سہ شنبہ بعد صلوۃ الظہر فقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

اس مسئلہ کو سمجھنے سے پہلے چند اُمور سامنے رکھیے مسئلہ خود بخود سمجھ آ جائیگا۔ (۱) حضور سرورِ عالم (ﷺ) فرشتوں کے بھی نبی ہیں اس بارے میں ایک فرشتے کا علم ملاحظہ ہو:

حدیث شریف : حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ جب نطفہ ماں کے پیٹ میں واقع ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ اس سے کچھ پیدا فرمائے تو وہ نطفہ ماں کے رونگٹے رونگٹے یہاں تک کہ ماں کے ناخنوں اور بال بال میں پھیل جاتا ہے اسی طرح وہ چالیس روز تک اسی حالت میں رہتا ہے اس کے بعد اسی کو خون کی صورت میں جمع کر کے بچہ دانی میں پہنچایا جاتا ہے پہلی حدیث جمع کرنے کا یہی معنی ہے اس کے بعد چالیس روز تک خون رہتا ہے چالیس دن کے بعد علقہ بنتا ہے اسی طرح چالیسویں دن کے بعد مضغہ پھر چالیس دن اس میں روح پھونکنے کے لئے فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے۔

(بخاری شریف کتاب الانبیاء باب خلق آدم و ذریة ج ۱ ص ٤٦٩، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی ،ومشکوة کتاب الایمان باب لایمان با لقدر الفصل الاوّل ص ۲۰ مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی)

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ انسانی نقشہ دوسرے چالیسویں کے بعد بنتا ہے اس لئے کہ نقشہ کشی اسی حالت میں ممکن ہے اس سے قبل اگر چہ اللہ تعالیٰ کی قدرت بعید نہیں لیکن عادۃً ممکن نہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرشتے کو انسان کے لئے چار کلمات لکھنے کا حکم فرماتا ہے فائدہ: حدیث میں لفظ کلمات واقع ہے جو کلمة کی جمع ہے اس سے قضاء و قدر کا ہر ایک علیحدہ علیحدہ باب مراد ہے مثلاً وہ فرشتہ انسان کا رزق اور اجل یعنی اس کے عالم دنیا میں رہنے کے کل لحات اور اسے کے اعمال اور پھر یہ کہ وہ بد بخت ہے یعنی ایسا کہ اس کے لئے دوزخ واجب اور نیک بخت یعنی اس کے لئے بہشت واجب ہوگی یہ تمام باتیں اس کی ماں کے پیٹ کے اندر موجودگی میں لکھی جاتی ہیں۔

یہ حدیث شریف اہلسنت و جماعت کے دلائل میں سے ایک ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب (ﷺ) اوران کے طفیل دیگر محبوبوں کو مافی الارحام کا علم عطا فرماتا ہے۔

افسوس ان نادانوں پر کہ وہ ایک فرشتے کے لئے تو مانتے ہیں لیکن فرشتوں کے نبی (ﷺ) اوران کے آقا (ﷺ) کے لئے شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں۔

(۲) ہمارے دلائل علم غیب کلی کے عموم میں یہ علم بھی ثابت ہے۔ علم کلی کے متعلق علماء کرام نے فرمایا: **انه علیه السلام لم ینتقل من الدنیا حتی اعلمه الله بجمع المغیبات التی تحصل فی الدنیا و الاخرة.**

(تفسیر صاوی علی الجلالین ج۲ ص ۸۳۳ مطبوعه مکتبه رحمانیه لاهور تحت آیت یسئلونك عن الساعة ایّان مرسها سورة الاعراف آیت ۱۸۷)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام دنیا سے نہ گئے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا اور آخرت کے سارے علم دے دیئے۔

(۳) اور علوم خمسہ کے متعلق بھی علماء کرام نے تصریح فرمائی کہ :**ولک ان تقول ان علم هذه بخمسة و ان کان لایملکه الا الله لکن یجوز ان یعلمها من یشاء من محبه و اولیائه بقرینته قوله تعالیٰ ان الله علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنی المخبر .**

(التفسیرات الاحمدیه ص ۶۰۸ پاره ۲۱ سورة لقمان تحت آیة ۳٤ مطبوعه مکتبه حقانیه پیشاور)

﴿ترجمہ﴾ اور تم یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ ان پانچوں علوم کو اگر چہ خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا لیکن جائز ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبوں اور

ولیوں میں سے جس کو چاہے سکھائے اس قول کے قرینے سے کہ اللہ تعالیٰ جاننے والا بتانے والا خبیر بمعنی مخبر۔

(۴) اور اولیاء کرام کے لئے:۔ وكيف يخفى امر الخمس عليه (ﷺ) والواحد من اهل التصرف من امته الشريفة لا يمكنه التصرف الا بمعرفة هذه الخمس .

(الابريز شريف ص ٤٣٤ ج اول)

﴿ترجمہ﴾ حضور (ﷺ) پر علوم خمسہ کیسے پوشیدہ رہ سکتے ہیں جبکہ آپ کی امت کے کسی اہل تصرف کو تصرف ممکن نہیں جب کہ اس کو ان علوم خمسہ کی معرفت حاصل نہ ہو۔

(۵) دوسرے مقام پر فرماتے ہیں :فهو (ﷺ) لا يخفى عليه شي ء من الخمس المذكور .في الآيات الشريفه وكيف يخفى عليه ذلك و الا قطاب السبعة من امته الشريفه يعلمونها وهم دون الغوث فكيف با لغوث فكيف بسيد الا ولين و الاخرين الذى هو سبب كل شئى و منه كل شئى .

(الابريز شريف ص ۳۱۰ جلد ۲ مكتبه ادارة الافتاء العام وزارة الاوقاف السوديه)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام پر ان پانچوں مذکورہ میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور حضور (ﷺ) پر یہ امور مخفی کیوں کر ہو سکتے ہیں حالانکہ آپ کی امت کے سات قطب ان کو جانتے ہیں حالانکہ وہ غوث سے مرتبہ میں نیچے ہیں، پھر غوث کا کیا کہنا پھر حضور علیہ السلام کا کیا پوچھنا جو تمام اولین وآخرین کے سردار ہیں اور وہ ہر چیز کے سبب ہیں اور ہر چیز ان سے ہے۔

(۶) سید علی الخواص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:لا يكمل الرجل عندنا حتى يعلم حركات مريده فى انتقاله فى الاصلاب وهو نطفته من يوم ألست بربكم الى استقر اره الجنة او النار .

(الكبريت الاحمربها مش اليواقيت والجواهر الباب الرابع واثمانين ومأتين ج ۲ س ۳۳۰ دارالاحيا والتراث بيروت)

﴿ترجمہ﴾ ہمارے نزدیک تو آدمی تب تک کامل نہیں ہوتا جب تک اس کو اپنے مرید کی حرکتیں اس کے آباء کی پیٹھ میں معلوم نہ ہوں یعنی جب تک یہ معلوم نہ کرے کہ یوم الست سے کس کی پیٹھ میں ٹھہرا اور اس نے کس وقت حرکت کی یہاں تک کہ اس کے جنت اور دوزخ میں قرار پکڑنے کے حالات جانے۔

(۷) تاج العارفين شيخ ابو الوفا ء فرماتے هيں:لا يكون الشيخ شيخا حتى يعرف من كاف الى قاف فقيل له ماكاف وما قاف فقال يطلعه الله عزوجل على جميع ما فى الكونين من ابتدا ء خلقه بكن الى مقام وقفو هم انهم مسؤلون .(بهجة الاسرار ص ۱۴۱ پروگريس بكس ۴۰ اردو بازار لاهور)

﴿ترجمہ﴾ کوئی شخص اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کاف سے قاف تک کی معرفت حاصل نہ کرلے۔ پوچھا گیا کاف اور قاف کیا ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل اس شیخ کامل کو دونوں جہاں کی تمام مخلوقات کی اطلاع دیتا ہے یعنی کلمہ کُن پیدائش ابتداءً سے لے کر دوزخ کے اس مقام تک کی اطلاع جہاں دوزخیوں کو کھڑا کر کے ان سے سوال کیا جائے گا۔

فائدہ : یہ حضور (ﷺ) کے غلاموں کا علم ہے۔ جس آقا کے غلاموں کا اتنا علم ہو کہ وہ ابتدائے آفرینشِ خلق سے لے کر مخلوق کے جنت اور دوزخ میں جانے تک کے تمام حالات جانتے ہیں اس آقا کا اپنا علم کتنا ہوگا؟

(۸) صاحب تفسیر عرائس البیان آیت "ویعلم مافی الارحام" کے ماتحت فرماتے ہیں :

وسمعت ایضا من بعض اولیا ء اللہ أولیا انہ أخبر مافی الرحم من ذکر وانثی ورأیت بعینی مأأخبر

(التفسیر عرائس البیان)

﴿ترجمہ﴾ میں نے بعض اولیاء اللہ سے یہ بھی سنا کہ انہوں نے "مافی الرحم" کی خبر دی کہ پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔ اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا کہ انہوں نے جیسی خبر دی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ دلائل سے ثابت ہوگیا کہ ملائکہ، صحابہ اولیاء کرام کو مافی الارحام کا علم عطا ہوتا ہے تو۔ پھر حضور امام الاولین والآخرین سے یہ علم کیونکر رہ سکتا ہے جبکہ وہ تمام مخلوقات سے افضل اور اعلم ہیں اور یہ صرف قیاس آرائی نہیں بلکہ حقیقت ہے کہ حضور (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے علم مافی الارحام عطا فرمایا جس کے شواہد ان گنت ہیں۔

باب نبی پاک (ﷺ) کے علم مافی الارحام کی احادیث :

(۱) حضور سرور عالم (ﷺ) نے حضرت امام حسین علیہ السلام کے پیدا ہونے کی خبر دی، جیسا کہ مشکوۃ شریف مین روایت ہے کہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے آج شب ایک نہایت ناپسندیدہ خواب دیکھا ہے حضور (ﷺ) نے فرمایا وہ کیا؟ عرض کی وہ بہت سخت ہے فرمایا: ہے کیا؟ عرض کیا: میں نے دیکھا کہ گویا ایک ٹکڑا حضور (ﷺ) کے جسم اقدس سے کاٹا گیا اور میری گود میں رکھا گیا۔ تو سرکار (ﷺ) نے فرمایا۔

رأیت خیر اتلد فاطمتہ ان شاء اللہ غلاما یکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین فکان حجری کماقال رسول اللہ (ﷺ) (مشکوۃ باب مناقب اھلِ بیت النبی الفصل الاول ص ۵۸۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں لڑکا ہوگا اور وہ تیری گود میں ہوگا پس خاتون جنت رضی اللہ عنہا نے حسین کو جنا تو وہ میری گود مین آئے جیسے کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا تھا۔

(۲) حضور نبی پاک (ﷺ) نے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے پیدا ہونے کی خبر سنائی جو بعد میں پیدا ہوں گے جو صحیح حدیثوں میں

مذکوراورعوام الناس میں مشہور ہے۔یہ خبرآپ نے لڑکا پیدا ہونے کی اس وقت دی جبکہ نطفہ باپ کی پیٹھ میں نہیں بلکہ اس سے بھی بہت پہلے امام مہدی رضی اللہ عنہ کے متعلق تفصیل وتحقیق فقیر کی کتاب ’’امام مھدی‘‘(زیرِطبع)اورآئینہ شیعہ (مطبوعہ مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور) کی شرح میں ہے۔

(۳) عن انس قال مات ابن لابی من ام سلیم فقالاهلها لا تحدثوا ابا طلحة بابنه حتی اکون انا أحدثه قال فجاء فقربت اليه عشاء فاكل وشرب قال ثم تصنعت له احسن ما كان تصّنع قبل ذلک فوقع بها فلما رأت انه قد شبع واصاب منها قالت يا ابا طلحة أريأت لو ان قوماأعاروعاريتم بيت فطلبو ااعاريتم الهم ان يمنعوهم؟قال لا قالت فا حتسب ابنک قال فغضب فقال تركتيني حتی تطلخت ثم اخبرتني بابني فانطلق حتیٰ اتی رسول الله(ﷺ) فاخبره بماء كان فقال رسول الله (ﷺ) بارک له لكما غا بر ليلتكما قال فحملت .(مسلم كتاب الفضائل باب فضائل ام سليم رضی الله عنها ام انس بن مالك ج ۲ ص ۲۹۲ مطبوعه قدیمی کتب خانه و ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

﴿ترجمہ﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوطلحہ کا بیٹا جوام سلیم کے پیٹ سے تھا فوت ہوگیا تو نوہس نے اپنے گھر والوں سے کہا ابوطلحہ کوخبر نہ کرناان کے بیٹے کی۔جب تک کہ میں خود نہ کہوں۔آخرابوطلحہ شام کوگھرآئے ام سلیم شام کا کھانالائیں ۔انہوں نے کھایااورپیاپھرام سلیم نے اچھی طرح بناؤ سنگھار کیاان کے لئے یہاں تک کہ انہوں نے جماع کیاان سے۔جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہوگئے اوران کے ساتھ صحبت بھی کرچکےتواس وقت انہوں نے کہااے ابوطلحہ!اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر مانگنے پردی دیں پھراپنی چیز مانگیں توکیا گھر والے اس کوروک سکتے ہیں؟ابوطلحہ نے کہانہیں روک سکتےام سلیم نے کہاتو میں تم کوخبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کےفوت ہوجانے کی یہ سن کرابوطلحہ غصہ ہوئے اور کہنے لگے تونے مجھ کوخبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا اب مجھ کوخبر کی۔پس وہ چلے رسول اللہ(ﷺ) کی بارگاہِ قدس میں حاضر ہوئے اور جوکچھ معاملہ ہواتھاوہ عرض کردیاتو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو برکت دے تمہاری گزری ہوئی رات میں ام سلیم حاملہ ہوگئیں۔

فائدہ : حدیث شریف سے واضح ہوا کہ رسول اللہ(ﷺ) نے اپنے صحابی کوایک خفیہ بات کی خبر دے کراس کی بیوی کے حاملہ ہونے کی اطلاع دی۔چنانچہ اسی روایت میں ہے کہ فولدت غلاماً تو بی بی کو بچہ پیدا ہوااورکمال نہ صرف حضور سرور عالم(ﷺ) تک محدود تھا بلکہ آپ کے فیضان کرم سے آپ کے فیض یافتگان اورآپ کی اُمت کے اولیاء کرام کوبھی حاصل تھا چنانچہ ملاحظہ ہو:

(۴)عن عرو.ةقال:لقی رسول الله (ﷺ) رجلاً من اهل الباديه وهو يتوجه الی بدر لقيه بالروحاء فسائله

القوم عن خبر الناس فلم يجدو عنده خبراً فقالو له سلم علی رسول الله (ﷺ) فقال اوفيكم رسول الله (ﷺ)؟ قالو نعم قالا الا عربی فان كنت رسول الله فاخبرنی مافی بطن نافتی هذه فقال له سلمة بن سلامة بن سلامة بن وقش وكان غلاماًحدثا لاتسال رسول الله (ﷺ)؟أنا أخبرک نزوت عليهما ففی بطنها صخلة منک .(رواه الحاكم فی المستدرك علی الصحيحين ،منقبة شريفة لمسلمة بن سلامة وقال هذا صحيح مرسل ج ٤ ص ٥١٨ رقم الحديث٥٨٢٢

٥٨٢٢ مطبوعه دار المعرفته بيروت وحكاه هشام فی سيرته عنوان غزوة البدر الكبرىٰ الرجل اعترض رسول الله وجواب سلمة له ص ٢٥٣،مطبوعه دار لكتب العلمية بيروت ونقلها الدميری فی حيوۃ الحيوان ج ١ ص تحت لفظ "السخلة "مكتبه حقانيه پشاور)

﴿ترجمہ﴾ عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) بدر کی جنگ کو جا رہے تھے تو مقام روحا پر ایک بدوی ملا اس سے صحابہ رضی اللہ عنھم نے کچھ حالات پُوچھے لیکن اس نے کچھ نہ بتایا پھر اسے کہا گیا کہ رسول اللہ (ﷺ) کو سلام عرض کیجئے کہا کیا تم میں رسول اللہ ہے؟ صحابہ کرام نے کہا ہاں ۔اعرابی بدوی نے کہا بتاؤ میری اُنٹنی کے پیٹ میں کیا ہے؟ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسو اللہ اللہ (ﷺ) سے نہ پوچھو میری طرف متوجہ ہو میں تجھے خبر دیتا ہوں کہ اس کے پیٹ میں تیری نالائق حرکت کا نتیجہ ہے۔

فائدہ :اس سے ثابت ہوا کہ حضور (ﷺ) کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے نوعمر صحابی نے پیٹ کا حال بتادیا حضور (ﷺ) نے ارابی کا یہ سوال سن کر خاموشی اس لئے فرمائی تا کہ اس کی نالائق حرکت کا پردہ فاش نہ ہو لیکن اس نوعمر صحابی نے اعرابی کو بتادیا کہ اس اونٹنی کے پیٹ میں کس کا علقہ ہے۔

حضور سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام کی رؤف رحیمی پر قربان جنھوں نے علم ہونے کے باوجود اس اعرابی کا پردہ فاش کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اس صحابی کا یہ خبر دینا اس بات کی دلدیل ہے کہ آقا دو عالم (ﷺ) کے علم کی شان تو بہت بلند ہے بلکہ ان کی بدولت غلاموں کو بھی ''مافی الارحام'' کا علم ہوتا ہے یہی وجہ تھی کہ اعرابی حیران ہو گیا۔

(٥)عن عائشه زوجه النبی (ﷺ) انها قالت ان ابا بكر الصديق كان نحلها جداد عشرين وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال والله يا بنية ما من الناس احد احب الّی غنی بعدی منک ولا علیّ فقر ا بعدی منک وانی كنت نحلتک جداد عشرين وسقا فلو كنت جددته وحترزته كان لک ونما هو اليوم مال وارث وانما هی اسماء فمن الاخرىٰ قال ذو بطن ابنة خارجة اراها جارية .(البهيقی ج ٦ ص ١٨٠ ،والطحطاوی كتاب الوصايا من الاموال ج ١ ص ٣٨٩ مطبوعه مكتبه حقانيه ملتان تاريخ الخلفاء

فصل فی مرضه ای ابی بکرووفاته وصیته ص ۸۳ مطبوعه میر محمد کتب خانه ،ص ۶۳،۶۴ قدیمی کتب خانه کراچی ص۔اصابه ص ۶۸۶)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک درخت کھجور کا دے دیا تھا جس سے بیس وسق کھجوریں حاصل ہوتی تھیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی! خدا کی قسم مجھے غنی ہونا بہت پسند ہے اور غریب ہونا ناگوار۔اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے اور وارث تمہارے دو بھائی اور دو بہنیں ہیں اس ترکہ کو موافق حکم شرع کے تقسیم کر لینا۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایسا ہوسکتا ہے لیکن میری صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں آپ نے دوسری کونسی بتا دی؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا! ایک تو اسماء ہیں دوسری بہن تمہاری ماں کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے۔پس ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ایسے بے شمار واقعات اولیائے کرام کے ہیں صرف ایک واقعہ ملاحظہ ہو۔

(۶) استاذ الکل حضرت شاہ عبدالعزیز محدث رحمۃ اللہ علیہ بستان المحدثین میں فرماتے ہیں نقل می کنند کہ والد شیخ ابن حجر وافر زندی زیست کشیدہ خاطر بحضور شیخ فرمود از پشت تو فرزندی خواھد بر آمد کہ بعلم دنیا را پر کند۔

(بستان المحدثین علامه ابن حجر کے عجائبات قرائت حدیث میں اصل فارسی ص ۳۰۴ مطبوعه ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ،اردو ص ۱۹۴ مطبوعه میر محمد کتب خانه کراچی)

﴿ترجمہ﴾ یعنی شیخ ابن حجر عسقلانی کے والد ماجد کی اولاد زندہ نہیں رہا کرتی تھی ایک روز رنجیدہ ہو کر اپنے شیخ کے حضور میں پہنچے۔شیخ نے فرمایا کہ تیری پشت سے ایسا فرزند ارجمند پیدا ہوگا کہ جس کے علم سے دنیا بھر جائے گی۔چنانچہ ابن حجر پیدا ہوئے۔

سوال: اللہ تعالیٰ یہ علم اپنے لئے بتاتا ہے تم انبیاء اور اولیاء کے لئے ثابت کرتے ہو چنانچہ فرمایا۔ ویعلم مافی الارحام۔(پارہ ۲۱ سورۃ لقمان آیت ۳۴)

﴿ترجمہ کنز الایمان شریف﴾ اور اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ماؤں کے پیٹ میں کیا ہے۔

جواب: ہمارا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے ان الله یصور کم فی الارحام کیف یشاء ۔بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں بناتا ہے۔یہی دلیل حضور (ﷺ) نے نصاریٰ کو سنائی جبکہ وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بیٹے ہیں لیکن عیسائی لاجواب ہوگئے ان کے پاس کوئی مضبوط دلیل نہیں تھی جس سے ثابت کر سکتے کہ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں اسی لئے عیسائیوں نے اپنی ہار مان لی تھی بفضلہ تعالیٰ ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ

تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنی مخلوق میں سے بہت سے افراد کو "مافی الارحام" کے علوم سے نوازا جسکا ہم تمام مدعیان توحید کو اعتراف ہے اور ایسا نہ مانیں تو پھر ہم مُوَحِّد نہیں رہ سکتے کیونکہ احادیث مبارکہ میں اس کا ثبوت موجود ہے کہ حضور سرورِ عالم (ﷺ) باعلام اللہ تعالیٰ "مافی الارحام" علم رکھتے ہیں اور آپ کے فضل سے آپ کی امت کے اولیاء کرام کو بھی بعطاء الٰہی اس کا علم حاصل ہے۔

احادیث مبارکہ

(۱) عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لی النبی (ﷺ) سیولد لک بعدی غلام قد نحلتہ اسمی و کنیتی .

(رواہ البیهقی ۳۸۰ جماع ابواب اختیار النبی (ﷺ) بالکوائن بعدہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

﴿ترجمہ﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور (ﷺ) نے فرمایا عنقریب تمہیں بچہ عطا ہوگا میں نے اسے اپنا نام اور کنیت عطا کی۔

فائدہ: اس سے مراد حضرت محمد بن الحنفیہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ ان کی ولادت حضور سرورِ عالم (ﷺ) کے وصال کے بعد ہوئی اور آپ کا اسمِ گرامی محمد تھا تو کنیت ابوالقاسم تھی اس میں علم "فی الارحام" کے علاوہ علم مافی الغد بھی ہے۔

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثتنی ام الفضل قالت مررت با لنبی (ﷺ) فقال انک حامل بغلام فاذا ولدت فأتینی بہ قالت فلما ولدتہ أتیتہ بہ فاذن فی اذنہ الیمنی وأقام فی أذنہ الیسریٰ وألباہ من ریقہ وسماہ عبد اللہ وقال اذهبی بابی الخلفاء (قالت)فأخبرت العباس فأتاہ فذکر لہ فقال هو ما اخبرتک هذا أبو الخلفا ء حتی یکون منهم سفاح حتی یکون منہ المهدی .(حجۃ اللہ علی العالمین الباب السابع فی معجزاتہ المتعلقتہ باخبارہ بالمغیبات(ﷺ) الفصل الاول بحال بنی العباس ص ۳۸۱ مطبوعہ مرکز اهل سنت برکات رضا فوربندر گجرات الهند)

﴿ترجمہ﴾ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے میری والدہ ام الفضل نے بیان کیا کہ رسول اللہ (ﷺ) کے ہاں گذریں آپ اس وقت حجرہ میں تھے فرمایا کہ تیرے پیٹ میں بچہ ہے جب پیدا ہوا تو اسے میرے پاس لے آنا فرماتی ہیں جب میں نے اسے جنا تو میں اسے حضور علیہ السلام کی خدمت میں لے آئی آپ نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی اور اس کے منہ میں لعابِ دہن ڈال کر اس کا نام عبداللہ رکھا اور فرمایا کہ خلفاء کے باپ کو لے جا میں نے یہ خبر عباس کو سنائی تو وہ حضور (ﷺ) کی خدمت میں آئے اور عرض کی آپ (ﷺ) نے یہ کیا فرمایا آپ (ﷺ) نے فرمایا اس سے سفاح پیدا ہوگا اور اسی سے مہدی پیدا ہوگا۔

عرائس البیان میں "یعلم مافی الارحام" کے تحت لکھتے ہیں کہ "سمعت ایضا من بعض الاولیا انہ اخبر مافی

الرحم من ذکر وانثی رأیت بعینی ماخبر "

﴿ترجمہ﴾ میں نے بعض اولیاء سے سنا کہ انہوں نے ماں کے پیٹ کی خبر دی کہ لڑکا ہے یا لڑکی ہے اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جیسے انہوں نے کہا ویسے ہی ہوا۔

عجوبہ: مخالفین کی بدقسمتی سمجھئے یا ازلی پھٹکار کہ وہ ہر کمال جو نبی پاک (ﷺ) اور ان کے سچے جانشین اولیاء کرام کے لئے مانا جائے تو شرک اور حرام کہیں گے لیکن ان کے علاوہ دیگر مخلوق کے لئے عین اسلام بتائیں گے اس بات سے اندازہ لگایئے کہ انہیں نبوت وولادت سے کتنا بغض وعداوت ہے۔

دیوبند کے حکیم مولوی اشرفعلی تھانوی کے والد صاحب کی اولاد، نرینہ زندہ نہیں رہتی تھی اس کی خوشدامن صاحبہ (ساس) نے حسرت بھرے لہجہ میں اسکا ذکر ایک مشہور صاحب خدمت مجذوب بزرگ حافظ غلام مرتضٰی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کیا جس پر حافظ صاحب نے فرمایا انشاء اللہ عزوجل اس کے دو لڑکے ہوں گے اور اولاد زندہ رہیں گے ایک کا نام اشرف علی رکھنا اور دوسرے کا نام ،اکبر علی، چنانچہ حافظ صاحب کی پیشن گوئی کے مطابق تھانہ بھون (ضلع مظفر نگر ہندوستان) میں مولانا اشرف علی تھانوی کی پیدائش ہوئی۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد دوم ص ۷۹۳ پنجاب یونیورسٹی لاھور)

یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ تھانوی صاحب کی سوانح "اشرف السوانح" اور اس کی اپنی تصنیف بوادر النوادر" اور "بہشتی زیور" کے اول میں اور اضافت الیومیہ میں موجود ہے اور ہم نے مختصر لکھا ہے تفصیل پڑھیں گے تو عجائبات نظر آئیں گے یہاں ہم نے یہ بتانا ہے کہ اللہ والے بقول تھانوی نہ صرف مافی الارحام ومافی الغد جانتے ہیں بلکہ بچے عطا فرماتے ہیں بلکہ نامردوں کو مرد بناتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حضور (ﷺ) نے فرمایا: انی لاعرف اسمائھم واسماء آبائھم ولو ان خیولھم خبر فو ارس او من خیر فوارس علی ظھر الارض .(مسلم کتاب الفتن باب فصل فی اشراط الساعۃ ج ۲ ص ۳۹۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی مشکوہ کتاب الفتن باب الملاحم الفصل الاول ص ٤٦٨ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

﴿ترجمہ﴾ میں ان (دل وجان سے جہاد کی تیاری کرنے والوں) کے نام ان کے باپ دادوں کے نام ان کے گھوڑوں کے رنگ پہچانتا ہوں وہ روئے زمین پر بہتر سوار ہیں تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب "قیامت کی نشانیاں"

فائدہ : غور فرمایئے وہ بندگان خدا جو ابھی عالم ارواح میں ہیں اور پھر سینکڑوں سال بعد امام مہدی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں

دجّال کا مقابلہ کریں گے حضور (ﷺ) نہ صرف انہیں بلکہ ان کے آباؤ واجداد کو نام بنام جانتے ہیں بلکہ اس جہاد میں جتنے گھوڑے ہونگے ان کی تعداد اور ان کے رنگ بھی جانتے ہیں یہ تو علم "مافی الارحام" سے آگے بڑھ گیا۔ لیکن بدقسمت لوگ تا حال اپنی ضد میں ہیں کہ پانچ علموں کو کوئی نہیں جانتا، اس حدیث شریف میں **"مافی الارحام"** کے علاوہ "مافی الغد" کا علم بھی ہے گویا کہ آپ ابھی حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ اور دجّال کا مقابلہ اور جنگ اور دونوں کی فوج اور ان کے سپاہیوں کا نقشہ سامنے رکھ کر سب کچھ ارشاد فرما رہے ہیں۔

(۴) اسی مشکوۃ باب القدر میں ہے کہ ایک دن نبی پاک شاہ لولاک (ﷺ) اپنے دونوں مبارک ہاتھوں میں دو کتابیں لیے ہوئے جمع ہوئے مجمع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تشریف لائے اور داہنے ہاتھ والی کتاب کے متعلق فرمایا کہ اس میں تمام جنتیوں کے نام مع ان کے آباؤ اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں اور دوسری کتاب میں تمام دوزخیوں کے نام مع ان کے آباؤ اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں (ملخصاً) **(مشکوۃ کتاب الایمان باب الایمان بالقدر الفصل الثانی ص ۲۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)**

فائدہ : اس حدیث شریف سے واضح ہوا کہ گذشتہ لوگوں کے علاوہ ایک ایک آنے والے کو آپ (ﷺ) جانتے ہیں اور ان کے انجام کو بھی۔ جس ہستی پاک (ﷺ) کے علم کی یہ وسعت ہے ان کے لئے "مافی لارحام" علم کی وسعت کا کیا کہنا۔

تفسیر خازن تحت آیت: **"ماکان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ"** میں ہے:

قال رسول اللہ علیہ السلام عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی آدم وأعلمت من یومن بی ومن یکفر بی فبلغ ذلک المنافقین قالو استھزا ء زعم محمّد انہ یعلم من یومن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ علیہ السلام فقام علی المنبر فحمد اللہ وأثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام وطعنو فی علمی لا تسئلو نی عن شئی فیما بینکم و بین الساعۃ الا نبأتکم بہ.

(تفسیر خازن ج ۱ ص ۳۲۸ پارہ ٤ سورۃ اٰل عمران آیت ۱۷۹ مطبوعہ صدیقہ کتب خانہ اکوڑہ خٹک)

﴿ترجمہ﴾ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ پر میری امت پیش فرمائی گئی اپنی اپنی صورتوں میں مٹی میں۔ جس طرح حضرت آدم (علیہ السلام) پر پیش ہوئی تھی میں نے جان لیا کون مجھ پر ایمان لائے گا کون کفر کرے گا۔ یہ خبر منافقین کو پہنچی تو ہو ہنس کر کہنے لگا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ان لوگوں کی پیدائش سے پہلے ہی کافر ومومن کی خبر ہو گی ہم تو ان کے ساتھ ہیں اور ہم کو نہیں پہچانتے یہ خبر حضور علیہ السلام کو پہنچی تو آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور خدا کی حمد وثنا کی پھر فرمایا کہ قوموں کا حال ہے کہ میرے علم پر

طعن کرتی ہیں اب سے قیامت تک کسی چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو خبر دوں گا۔

فائدہ: اس سے واضح ہوا کہ حضور نبی پاک (ﷺ) کے علم پر طعن کرنا منافقوں کا طریقہ ہے اور آج جس پارٹی کو منافقین کی وراثت نصیب ہے ان کو ان کی وراثت مبارک۔

غور فرمایئے! جس ذاتِ اقدس (ﷺ) کو کائنات کے ذرہ ذرہ کا علم ہے اس کے لئے "**مافی الارحام**" کا علم کیا شے ہے؟

علم مافی الارحام للاولیا

یہ کمال تو حضور نبی پاک (ﷺ) کے غلاموں کو باذن تعالیٰ حاصل ہے۔

چند حوالہ جات حاضر ہے ہیں:۔

فرشتہ: یہ تقدیر کے فرشتے ہیں جس کی تفصیل حدیث کی ابتدا میں گذری ہے۔

حدیث: مشکوۃ شریف میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود ہے وہ یہ کہ "**ثم یعث اللہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید**"

(مشکوۃ شریف کتاب الایمان باب الایما ن باب الایمان بالقدر ص ۲۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ فرشتے کو معلوم ہوتا ہے کہ بندہ کب تک زندہ رہے گا اور کیا عمل کرے گا کل تو درکنار تمام عمر کے احوال سے خبردار ہوتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ: یہ عام فرشتہ ہے جس سے اولیاء امت افضل ہیں ہاں اولیاء امت سے ملائکہ مقربین (جیسے جرائیل ،میکائیل، اسرافیل، عزرائیل علیہم السلام افضل ہیں۔ ☆ تفصیل شرح عقائد وغیرہ اس میں ملاحظہ ہو۔

صدیق اکبر رضی الہ عنہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت انہیں بتادیا کہ بنت خارجہ حاملہ ہیں اور ان کے پیٹ میں لڑکی دیکھتا ہوں چنانچہ "تاریخ الخلفا" میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ لکھتے ہیں: **وأخرج مالک عن عائشه أن ابابکر نحلها جداد عشرین وسقا من ماله بالغابة فلما حضرته الوفاة قال یا بنیه والله ما من الناس احد احب الی غنی منک ولا اعزّ علّی فقراً بعدی منک وانی کنت نحلتک جداد عشرین وسقا فلو کنت جددته واحترز ته کان لک ونما هو الیوم مال وارث وانما هو أخوک وّختاک فاقسمو ه علی کتاب الله فقالت یا ابت والله لو کان کذا ترکته انما هی اسما فمن الاخری قالا ذو بطن ابنه خارجه أراها جاریة وأخرجه ابن سعد وقال فی اخره :قال ذات بطن ابنة خارجه**

قد ألقه فی روعی أنها جارية فاستو صی بها خیر ا فولدت ام کلثوم ۔(تاریخ الخلفاء فصل فی مرضه ای ابی بکر ووفاته ووصیة ص ۸۳ مطبوعه میر محمد کتب خانه ،ص ٦٣، ٦٤ قدیمی کتب خانه کراچی ،کرامات صحابه)

﴿ترجمہ﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبر نے ان کو ایک درخت کھجور کا دے دیا تھا جس سے بیس وسق کھجوریں حاصل ہوتی تھیں جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اے بیٹی خدا کی قسم مجھے تیرا غنی ہونا بہت پسند ہے اور غریب ہونا بہت ناگوار۔ اس درخت سے اب تک جو کچھ تم نے نفع اٹھایا ہے وہ تمہارا تھا لیکن میرے بعد یہ مال وارثوں کا ہے تمہارے صرف دونوں بھائی اور دونوں بہنیں ہیں اس ترکہ کو موافق حکم شرع تقسیم کر لینا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ایسا ہو سکتا ہے لیکن میری تو صرف ایک بہن اسماء ہی ہیں۔ آپ نے دوسری کون سی بتا دی۔ حضرت صدیق اکبر نے فرمایا کہ ایک تو اسماء ہیں دوسری بہن تمہاری ماں کے پیٹ میں ہے میں جانتا ہوں کہ وہ لڑکی ہے ،پس ام کلثوم پیدا ہوئیں۔

نوٹ: اس قسم کے بے شمار واقعات احادیث مبارکہ اور کتب اسلام میں اَن گنت ہیں فقیر نے چند نمونے صرف اثبات مسئلہ کے لئے عرض کئے ہیں اس سے بہت زیادہ واقعات فقیر نے اپنی تصنیف ''نور الھدی فی علم ماذا تکسب غدا'' عرف ''کل کیا ہوگا'' میں جمع کیے ہیں۔

وما توفيقي الا بالله العلي العظيم وصلي الله تعالي علي حبيبه الكريم الامين وعلي آله واصحابه اجمعين ۔

١٤ جمادی الاول ١٤٢٤ھ بروز سه شنبه بعد صلوۃ الظہر

الفقير قادری ابو الصالح محمد فيض احمد اويسی رضوی غفر له

دارالحديث جامعه اويسيه رضويه ،بهاولپور پاکستان